إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ وَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

دارالامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

[illegible]

یوم جمعہ

جلد ۲۸ | ۲۲ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۲۱ شوال ۱۳۵۹ ھ | ۲۲ نومبر ۱۹۴۰ ء | نمبر ۲۶۶

اپنی زندگی کا مقصد خدمت اسلام قرار دینے والی واحد جماعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی حالتِ زار پر جو نہایت دردناک مرثیہ پڑھا۔ اس کا ایک شعر یہ ہے۔ ؎

بے کسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دینِ احمد کار نیست

یہ حقیقت آج بھی سوائے اس استثنا کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت نے اپنی زندگی کا مقصد حفاظت و اشاعت اسلام قرار دے رکھا ہے اور حسب استطاعت اس کو پورا کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ باقی تمام اسلامی دُنیا پر جوں کی توں صادق آرہی ہے۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ دیگر مسلمان خود کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار" انقلاب" (۱۵۔ نومبر) میں ایک مضمون شائع ہؤا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"آج ہماری جماعتوں۔ انجمنوں جمعیتوں۔ امارتوں اور حکومتوں میں سے ہر ایک کے نصب العین پر انصاف وغور سے نظر کرو۔ تو بجز ندامت و مایوسی کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ حالانکہ سب ہیں علماء ہیں۔ مشائخ ہیں۔ رہنما ہیں مصلح و مفکر ہیں۔ سیاستدان و مدبر ہیں۔ غازی و مجاہد ہیں۔ معلم و مدرّس ہیں۔ اور خدا جانتا ہے۔ کہ سب کچھ ہیں۔ مسلمانوں میں کسی اعتبار سے بھی کمی نہیں۔ کسی قسم کا ضعف و کمزوری نہیں۔ لیکن وُہ آج تک اپنے نصب العین اور اپنی جدوجہد کی غرض وغایت اور حدود معلوم یا معین نہیں کرسکے۔ کانگرسی مسلمانوں کا نصب العین آزادیٔ ہند اور حکومت خود اختیاری ہے۔ جس کے ذریعہ وضع آئین اور تنفیذ قانون میں ہندوستان کی تمام اقوام حسب استعداد شریک ہوں۔ مسلم لیگی بزرگوں کا مقصد پاکستان یا آزاد ہندوستان میں مسلم حقوق کا تحفظ ہے۔ خاکسار بیلچہ اور بگل اٹھائے خدمتِ خلق اور نظام کے ذریعہ کسی غیر معلوم مقصد پر امید لگائے کھڑا ہے۔ احراری اور اتحاد ملتی کانگرس اور مسلم لیگ کے ضمیمے بنے بیٹھے ہیں۔ جہاں حکم ہؤا۔ لال۔ اور نیلی وردیاں پہنیں باجے گاجے اٹھا جا حاضر ہوئے۔ جمعیتہ العلماء بھی آزادیٔ وطن اور مسلم ممالک کی خیر خواہی کے تصور یا تخیل میں کانگرس کی تائید کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ لیکن اللہ اور رسُول کے حکموں کے اجراء و تنفیذ کے لئے جو کہ ہر مسلم کے وجود کی علتِ غائی ہے۔ کوئی بھی جماعت کوئی بھی جمعیتہ۔ کوئی بھی انجمن۔ کوئی بھی امارت۔ کوئی بھی مجلس۔ کوئی بھی کانگرس۔ کوئی بھی لیگ۔ کوئی بھی شیخ۔ کوئی بھی عالم۔ کوئی بھی راہ نما۔ اور کوئی بھی مدبّر۔ غازی۔ مجاہد یا دل جلا مسلمان نظر نہیں آتا۔ آخر یہ کیا ہو رہا ہے۔ اور کیوں ہو رہا ہے؟"

اس اعتراف سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کی ہر ایک پارٹی نے اپنے لئے کوئی نہ کوئی مقصد و مدعا قرار دے رکھا ہے اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش بھی کرتی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسُول سے دین کی حفاظت واشاعت کی طرف کسی کی توجہ نہیں۔ ان حالات میں جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کا جس قدر شکر کرے۔ کم ہے۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کرنے کی توفیق عطا فرما کر خادمِ دین اسلام بننے کا وُہ فخر بخشا۔ جو تمام دُنیا کے مسلمان کہلانے والوں میں سے کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ پراگندہ طبع اور پراگندہ خیالات رکھتے ہیں:۔

اس صُورت میں کیا ہر دردمند مسلمان کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ وُہ اپنے وجود کی علت غائی کے متعلق غور کرے۔ جو اللہ اور اس کے رسُول کے احکام کی دنیا میں اشاعت کرنا ہے۔ اور دیکھے۔ کہ جب سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی جماعت اس فرض کی ادائیگی میں مصروف نہیں۔ تو کیوں اس میں شامل ہو کر وہ بھی یہ سعادت حاصل نہ کرے:۔

مولوی محمد علی صاحب کی قبولیتِ دعاء کا ڈھنڈورا

حال ہی میں اخبار" پیغام صلح" اور اس کے حضرت امیر مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قبولیت دُعا کے متعلق جو ہنسی اور تمسخر اڑایا۔ وُہ ناظرین کو معلوم ہے۔ مولوی صاحب نے یہ لکھنے کے بعد کہ" میاں صاحب نے دُعا اور اس کی قبولیت کو کھیل بنا دیا ہے"۔ برنگِ تمسخر لکھا" میاں صاحب اور خدا ایک جگہ بیٹھے تھے۔ اور جب خدا نے دیکھا کہ خلیفہ کے نام دُعا کا خط لکھا گیا ہے۔ فوراً خلیفہ کو دُعا کی تحریک کرا دی" لیکن اب ابھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی صاحب کے متعلق اسی اخبار "پیغام صلح" نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر شتاق احمد صاحب سری نگر امسال بی۔ اے کے امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ ان کے بعض پرچے خراب ہو گئے تھے۔ انہوں نے حضرت امیر کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کی۔ اب اطلاع آئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں" گویا انہیں کامیابی محض اس لئے ہوئی۔ کہ انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کو دعا کے لئے لکھ دیا تھا۔ ورنہ کامیابی کی کوئی صورت نہ تھی۔ کیونکہ پرچے خراب ہو چکے تھے۔ اگرچہ پیغام نے یہ نہیں بتایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے دعا کی بھی یا نہیں۔ لیکن کامیابی کا اعلان اس نے ضروری سمجھا۔ تا یہ بتائے کہ مولوی صاحب دعا کریں یا نہ کریں ان کے نام دعا کا خط لکھ دینے سے ہی کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔ خواہ حالات اس کے کتنے ہی خلاف کیوں نہ ہوں۔

مولوی محمد علی صاحب کی قبولیت دُعا کا یہ ڈھنڈورہ جس غرض سے اور جس رنگ میں پیٹا گیا ہے۔ اس کے متعلق بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن فی الحال ہم صرف اتنا ہی کہتے ہیں۔ کہ قبولیتِ دعا کا شرف نہ تو اس طرح حاصل ہو سکتا ہے اور نہ دعا کرانے والوں کو اپنی طرف مائل کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور انکے آرگن "پیغام صلح" کو اسکی خواہش ضرور ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ نبوت ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت رو بہ ترقی ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں:

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بیمار ہیں۔ حرم ثانی بھی تا حال علیل ہیں دعائے صحت کی جائے۔

آج بعد نماز مغرب مولوی عبد السلام صاحب عمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنے برادر اصغر مولوی عبد المنان صاحب عمر مولوی فاضل ایم۔ اے کی وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی:

ظلوم اور جہول انسان کی جسارت

جبال و ارض و سما پر جو کی امانت پیش
وُہ بار جس کو زمیں آسماں اُٹھا نہ سکے
یہ دیکھ اسکی جسارت ملائکہ نے کہا
تو ہاتھ کانوں پہ رکھکر کہا نہیں قبول
اُٹھا کے لے چلا اک بندۂ ظلوم و جہول
قدم بساط سے بڑھ کر اُٹھایا اپنے فضول
مگر وُہ اتنا نہ سمجھے کہ ہے یہی قانون
ہے امتحانوں پہ موقوف نعمتوں کا حصول

[illegible]

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۵ ظہور ۱۳۱۹ہش سے ۱۵ ار تبوک تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۲۰۴۹	رشیدہ بی بی صاحبہ	گورداسپور	۲۰۸۵	عنائت صاحب	گورداسپور
۲۰۵۰	خورشید بی بی صاحبہ	"	۲۰۸۶	عبد العزیز شاہ صاحب	سرگودہا
۲۰۵۱	حمیدہ بی بی صاحبہ	"	۲۰۸۷	گلچہرہ خاتون صاحبہ	ڈھاکہ
۲۰۵۲	سردار بی بی صاحبہ	"	۲۰۸۸	شمس الدین صاحب	کلکتہ
۲۰۵۳	نعمت اللہ صاحب	"	۲۰۸۹	محمد عبد اللہ صاحب	جموں
۲۰۵۴	رحمت بی بی صاحبہ	"	۲۰۹۰	حسی صاحبہ	"
۲۰۵۵	چوہدری برکت علی صاحب	"	۲۰۹۱	فیض محمد صاحب	"
۲۰۵۶	اللہ رکھا صاحب	"	۲۰۹۲	ابراہیم صاحب	"
۲۰۵۷	طالعہ بی بی صاحبہ	"	۲۰۹۳	بشیر احمد صاحب	لائلپور
۲۰۵۸	نواب دین صاحب	"	۲۰۹۴	حفیظہ بیگم صاحبہ	سیالکوٹ
۲۰۵۹	ہدائت علی صاحب	"	۲۰۹۵	شمس الدین صاحب	مرشد آباد
۲۰۶۰	امام بی بی صاحبہ	"	۲۰۹۶	زلیخاں صاحبہ	بھدرک اڑیسہ
۲۰۶۱	چوہدری جھنڈا صاحب	"	۲۰۹۷	حیات محمد صاحب	سیالکوٹ
۲۰۶۲	سلطان بی بی صاحبہ	"	۲۰۹۸	شجاعت علی صاحب	مراد آباد
۲۰۶۳	اللہ داد صاحب	"	۲۰۹۹	نذیر خانصاحب	چمبہ
۲۰۶۴	سردار بی بی صاحبہ	"	۲۱۰۰	کرم بی بی صاحبہ	گجرات
۲۰۶۵	محمد دین صاحب	"	۲۱۰۱	اللہ لوک صاحب	"
۲۰۶۶	بھلی صاحبہ	"	۲۱۰۲	محمد یوسف صاحب	"
۲۰۶۷	غلام احمد صاحب	"	۲۱۰۳	سردار خانصاحب	"
۲۰۶۸	برکت علی صاحب	"	۲۱۰۴	مہر الدین صاحب	گورداسپور
۲۰۶۹	چراغ الدین صاحب	"	۲۱۰۵	مستری محمد شریف صاحب	"
۲۰۷۰	فضل بی بی صاحبہ	"	۲۱۰۶	فضل دین صاحب	سرگودہا
۲۰۷۱	رمضان علی صاحب	"	۲۱۰۷	حبیبہ خاتون صاحبہ	میمن سنگھ
۲۰۷۲	محمد صادق صاحب	"	۲۱۰۸	جہاں آرا بیگم صاحبہ	"
۲۰۷۳	بشیر بیگم صاحبہ	"	۲۱۰۹	فخر علی صاحب	"
۲۰۷۴	نذیر بیگم صاحبہ	"	۲۱۱۰	بھول جان بی بی صاحبہ	"
۲۰۷۵	چودھری محمد علی صاحب	"	۲۱۱۱	عبد الحمید صاحب	ڈھاکہ
۲۰۷۶	ارائش النساء صاحبہ	"	۲۱۱۲	سید عبد الرحمٰن صاحب	"
۲۰۷۷	محمد اسلم صاحب	"	۲۱۱۳	ظہور بی بی صاحبہ	میمن سنگھ
۲۰۷۸	محمد سلیم صاحب	"	۲۱۱۴	سید عباس صاحب	"
۲۰۷۹	سلیم بی بی صاحبہ	"	۲۱۱۵	شمس الدین صاحب	مرشد آباد
۲۰۸۰	رشیدہ بی بی صاحبہ	"	۲۱۱۶	محمد مظہر علی صاحب	ڈھاکہ
۲۰۸۱	اللہ داد صاحب	"	۲۱۱۷	محمد منصار علی صاحب	سلہٹ
۲۰۸۲	حکیم محمد لطیف صاحب	جالندہر	۲۱۱۸	گلاب خانصاحب	پوری
۲۰۸۳	اسمٰعیل صاحب	گورداسپور	۲۱۱۹	اہلیہ گلاب خانصاحب	"
۲۰۸۴	ماہی صاحب	"	۲۱۲۰	نذیر احمد صاحب	گورداسپور

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ مسائل حج

قربانی کی حقیقت اور حکمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبۂ الہامیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ کام (یعنی قربانی کے جانوروں کے خون بہانے کا) ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں۔ اور اس سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں۔ کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو۔ جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو۔ اور اسی وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں۔ اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے۔ یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے۔ اور نسک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری۔ اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے۔ اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نسک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے۔ جن کا ذبح کرنا شرع ہے:۔

پس یہ اشتراک کہ جو نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے۔ قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے۔ جس نے اپنے نفس کو معہ اس کی تمام قوتوں ۔ اور معہ اس کے ان مجبوریوں کے جن کی طرف اس کا دل کھینچا گیا ہے۔ اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا۔ یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں۔ اور نابود ہو گئیں۔ اور وہ خود بھی گداز ہو گیا۔ اور اس کے وجود کا کچھ نمود نہ رہا۔ اور چھپ گیا۔ اور فنا کی تند ہوائیں اس پر چلیں۔ اور اس کے وجود کے ذرات کو اس ہوا کے سخت دھکے اڑا کر لے گئے۔ اور جس شخص نے ان دونوں معنوں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی ہوگی۔ اور اس مقام کو تدبر کی نگاہ سے دیکھا ہوگا۔ اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش و پس کو زیر نظر رکھا ہوگا۔ پس اس پر پوشیدہ نہیں رہے گا۔ اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی۔ کہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نسک کے لفظ میں پایا جاتا ہے۔ اس کی طرف اشارہ ہے۔ کہ وہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے۔ جو بُرے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے۔ اور ایسا حاکم ہے۔ کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ پس نجات اس میں ہے کہ اس بُرا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کی کاردوں سے ذبح کر دیا جائے۔ اور خلقت سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ انواع و اقسام کی تلخیوں کی برداشت کی جائے تا نفس غفلت کی موت سے نجات پائے۔ اور یہی اسلام کے معنے ہیں اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے اور مسلمان وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا ہو۔ اور اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو۔ اور ذبح کے لئے اپنی پیشانی کے بل اس کو گرا دیا ہو۔ اور موت سے ایک دم غافل نہ ہو۔

پس حاصل کلام یہ ہے۔ کہ ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مروج ہیں۔ وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے۔ بطور یاددہانی ہیں اور اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے۔ اور اس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ ایک ارہاص ہے پس ہر ایک مرد مومن اور عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے۔ واجب ہے۔ کہ اس حقیقت کو سمجھے۔ اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے۔ اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے۔ یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرہ وجود میں داخل ہو جائے۔ اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے۔ جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے ادا نہ کرے اور جاہلوں۔ اور نادانوں کی طرح قشر نمونہ اور پوست بے مغز پر قناعت نہ کر بیٹھے۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ اپنی قربانی کی حقیقت کو بجا لائے۔ اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی رُوح سے قربانی کی رُوح کو ادا کرے یہ وہ درجہ ہے۔ جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے۔ اور عارفوں کا مقصد اپنی نہایت کو پہونچتا ہے۔ اور اس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی پوری ہو جاتی ہیں۔ اور یہاں تک پہونچکر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہونچتا ہے۔ اور جب تو اس مقام تک پہونچ گیا۔ تو تو نے اپنی کوشش کو انتہا تک پہونچا دیا۔ اور فنا کے مرتبہ تک پہونچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت اپنے کامل نشوونما تک پہونچ جائے گا۔ اور تیری رُوح کی گردن تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہونچ جائے گی۔ اس اونٹنی کی مانند جس کی گردن لمبی ہو۔ اور اس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہونچا دیا ہو۔ اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں۔ اور خوشبوئیں ہیں۔ اور تجلیات ہیں۔ تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے۔ کہ جو بشریت میں سے باقی رہ گئی ہوں اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے۔ اور باقی رکھنا اور قریب کرنا اس نفس کا جو خدا تعالیٰ کے ساتھ پکڑ چکا ہے۔ جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی۔ اور فنا شدہ ہے تاکہ بندہ حیات ثانی کے بعد قبول فیض کے لئے مستعد ہو جائے"

پھر فرماتے ہیں:۔

"پس اس مقام سے غافل مت ہو۔ اے مخلوق کے گروہ اور نہ اس بھید سے غافل ہو۔ جو قربانیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور قربانیوں کو اس حقیقت کے دیکھنے کے لئے آئینوں کی طرح بنا دو۔ اور ان وصیتوں کو مت بھلاؤ۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ۔ جنہوں نے اپنے خدا اور اپنی موت کو بھلا رکھا ہے۔ اور اس پوشیدہ بھید کی طرف خدا تعالیٰ کے کلام میں اشارت کی گئی ہے۔ چنانچہ خدا جو اصدق الصادقین ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو کہدے۔ کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری قربانی اور میری زندگی۔ اور میری موت سب اس خدا کے لئے ہے۔ جو پروردگار عالمیاں ہے۔ پس دیکھ کہ کیونکر نسک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متذکرۃ الصدر الفاظ میں قربانی کی جو تشریح فرمائی ہے وہ اس قابل ہے۔ کہ ہر شخص اس کو اپنے سامنے رکھے۔ اور اپنی زندگی اس کے مطابق بنائے۔ تا اللہ تعالیٰ کی رضا اسے حاصل ہو۔ اور وہ اس مقام تک پہنچ جائے جس کے بعد شیطان انسان کے ایمان کو خراب نہیں کر سکتا۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ قربانیوں کا یہ فلسفہ ہر وقت اپنے سامنے رکھے۔ کیونکہ قربانیاں ہی قوموں کی ترقیات کا باعث بنتی ہیں۔ خاکسار۔ ابوالبرکات غلام رسول [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامت خیز زلزلہ جنگ

اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے انذار و تبشیر

(۱)

جنگ یورپ کا ہولناک سماں

دنیا پر ایک عرصہ سے جس ہولناک جنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور جس سرعت اور شدت سے آتش بار جنگ کے بے پناہ شعلے یورپ کی وسیع اور عیش و تنعم میں ڈوبی ہوئی آبادیوں کو بھسم کر رہے ہیں۔ اور فلک بوس محلات تعیش گاہوں اور زرخیز و دلفریب وادیوں کو آن واحد میں ویرانے اور راکھ کا ڈھیر بنا رہے ہیں۔ اور اب یورپ سے باہر بھی دور دور کی آبادیوں کو اپنی لپیٹ میں لاتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے تصور سے ہی ہر سلیم الحس انسان کی رُوح تھرّا اٹھتی ہے۔ کہ شاید ان عالمگیر شعلوں کی چتا میں تمام موجودہ نسل انسانی کو دھکیل دیا جائے گا۔ اور اسے اس جہنم کا ایندھن بنا دیا جائیگا۔

گزشتہ موسم گرما سے فضائے یورپ پر ٹڈی دل کی طرح منڈلاتے ہوئے ہوائی جہازوں پر سے وحشت ناک بمباری گرجتی ہوئی توپوں کی دھواں دھار گولہ باری اور ٹینکوں کی خوفناک شعلہ باری محاذ جنگ کے گرداگرد میلوں تک اس طرح زلزلہ پیدا کر رہی ہے۔ کہ کئی آتش فشاں پہاڑ پھٹ پھٹ کر چٹانوں کی بارش سے دور دور تک ہولناک تباہی مچا رہے اور زمین کو تہ و بالا کر رہے ہیں۔

یورپ سے باہر کی آبادیاں اس جنگ کی قیامت خیز تباہ کاری اور سفاکی کے دل ہلا دینے والے مناظر کا ابھی صرف چشم تصور سے ہی ملاحظہ کرنے میں مصروف ہیں۔ مگر ہر سلیم العقل خطرہ محسوس کر رہا ہے۔ کہ یہ خونین سیلاب شاید عنقریب باقی دنیا کو بھی اپنی رَو میں بہا لے جائیگا۔ اور اس طرف کی دنیا بھی اپنی آنکھوں کے سامنے انسانی خون کی اتنی ارزانی اور زمین کو اس قدر لاشوں کے انبار سے اٹی پڑی دیکھے گی کہ جس کی نظیر اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیاں

آج سے قریباً پنتیس سال پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عالمگیر تباہی اور نمونہ قیامت زلزلہ سے جو اس وقت جنگ کی صورت میں رونما ہے۔ اللہ تعالےٰ کے اعلام کے ماتحت دنیا کو بار بار ایسے الفاظ میں متنبہ فرمایا۔ کہ اس عالمگیر اور بے پناہ آفت و مصیبت کا پورا پورا نقشہ کھینچ دیا۔ اور بعض عبارات سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ صرف وحی الٰہی کے ذریعہ اس حادثہ فاجعہ کی اطلاع دی گئی۔ بلکہ آپ کی کشفی نگاہ بھی موجودہ زمانہ کے بعض ہولناک نظارے دیکھ رہی تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے نہایت دردمندانہ الفاظ میں اس زمانہ کے غافل و مدہوش فرزندان آدم کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔

زلزلہ سے کیا مراد ہے

عام طور پر آپ کے الہامات میں گزشتہ اور موجودہ جنگ کو زلزلہ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مگر اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"میں زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر نہیں جما سکتا۔ ممکن ہے یہ معمولی زلزلہ نہ ہو۔ بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو۔ جو قیامت کا نمونہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰ حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں "آج ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے دوسری مرتبہ زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر دنیا کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے۔ کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آئے گی جس کا نام خدا تعالےٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے"

(اشتہار ۹ اپریل ۱۹۰۵ء)

نیز فرمایا:۔

"مجھے خدا تعالےٰ نے خبر دیتا ہے کہ وہ آفت جس کا نام اس نے زلزلہ رکھا ہے نمونہ قیامت ہوگا۔ اور پہلے سے بڑھ کر اس کا ظہور ہوگا۔ اگرچہ بظاہر لفظ زلزلہ کا ہے۔ مگر ممکن ہے۔ کہ وہ کوئی اور آفت ہو جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہو۔ مگر نہائت شدید آفت ہو جو پہلے سے بھی زیادہ تباہی ڈالنے والی ہو۔ جس کا سخت اثر مکانات پر پڑے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۳)

یہ مسلمہ امر ہے کہ رویا کشوف اور پیشگوئیوں کی اصل حقیقت ان کے پورے ہونے پر ہی منکشف ہوتی ہے۔ اور پھر ایک ایک پیشگوئی بعض دفعہ کئی کئی رنگوں میں پوری ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" (تذکرہ صفحہ ۵۰۴) مختلف ایام بہار میں مختلف طرز پر جلوہ گر ہوتا رہا۔ اور عجیب بات ہے کہ یہ الہام موسم بہار میں یعنی ۹ مئی ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔ اور اس کے قریب ہی زمانہ میں زلزلہ کی پیشگوئی بھی ہے جس کے الفاظ ہیں "وہ آفت جس کا نام اس نے زلزلہ رکھا ہے نمونہ قیامت ہوگی۔"

اب یہ پیشگوئی بھی موسم بہار میں پوری ہوئی۔ چنانچہ اخبارات شاہد ہیں۔ کہ موجودہ زلزلۂ جنگ کی آفت نے موسم بہار میں خوفناک شدت اختیار کی۔ جس سے سرزمین یورپ کے مختلف حصے بالکل زلزلہ کی طرح جھٹکے محسوس کر رہے ہیں۔ اور جس طرح زلزلہ سے زمین تہ و بالا ہو جاتی اور عالی شان عمارتیں منہدم ہو کر پیوند خاک ہو جاتی ہیں۔ بالکل اسی طرح اس زلزلۂ جنگ میں آنکھ کی ایک جھپک میں آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتیں مسمار ہو رہی اور عبرت و حسرت کا نظارہ دکھا رہی ہیں۔ اور جس طرح زلزلہ سے زمین جھٹکے کھاتی ہے۔ اسی طرح بمباری اور گولہ باری سے دُور دُور تک زمین خوفناک طور پر جھٹکے کھا رہی ہے۔

(خاکسار۔ ظفر الاسلام قادیان)

مردم شماری کے متعلق اعلان

۲۰ اکتوبر ۱۹۴۰ء کے اخبار "الفضل" میں مردم شماری کے متعلق نہائت ضروری اعلان شائع ہو چکا ہے۔ اور نمونہ فارم اس میں دیا گیا تھا۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے فارم پُر کر کے نہیں بھیجے اور بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے وزن کے مطابق چونکہ محصول ڈاک نہیں لگایا۔ اس لئے ان کے پیکٹ بیرنگ ہو گئے۔ اور دفتر کو دوگنا محصول ادا کرنا پڑا۔ آئندہ براہ مہربانی درست احتیاط رکھیں۔ اور اس کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے فارم جلد پُر کر کے دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ اور ٹکٹ بھی وزن کے مطابق لگائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب شیخ عبدالرب صاحب مرحوم نومسلم لائلپوری کے کچھ حالات

شیخ عبدالرب صاحب مرحوم لائلپوری خاکسار کے خسر تھے۔ چونکہ مرحوم ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ اس لئے میں نے یہ خیال کر کے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ چند ماہ پیشتر ان کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ کہ آپ مختصر طور پر اپنے سوانح حیات لکھیں۔ افسوس کہ زیادہ کمزوری کی وجہ سے وہ تمام حالات نہیں لکھ سکے۔ صرف عازم دارالامان ہونے تک کے حالات انہوں نے لکھ کر بھیجے۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

خاکسار عبدالقادر مبلغ سلسلہ عالیہ

خاکسار کا نام پہلے منورام داس تھا بر وقت قبول اسلام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے عبدالرب تجویز فرمایا۔ چونکہ میرے والد لالہ چانن داس صاحب سناتن دھرمی خیالات کے دلدادہ تھے۔ اس لئے عاجز بھی اپنی عقائد کے مطابق دیوی دیوتاؤں کی مورتیوں اور بتوں کی پرستش کی طرف راغب تھا۔ سورج چاند آگ۔ پانی۔ ہوا اور درختوں کی پوجا میں بھی مبتلا رہتا۔ اپنے پیدا کرنے والے اور پالنے والے معبود حقیقی سے منہ موڑ کر انسان پرستی۔ کرشن اور رام پرستی کا ہی شب و روز مشغلہ تھا حتیٰ کہ مردہ پرستی اور حیوان پرستی سے بھی پرہیز نہ تھا۔ سکھوں کے گرنتھ صاحب کو جس طرح اور لوگ ہاتھ باندھ کر سجدہ کرتے۔ میں بھی اسی طرح سجدہ بجا لاتا۔ اور اتنا وچار نہ تھا کہ سجدہ کے لائق تو محض ایک ذات رب العلمین الرحمٰن الرحیم ہی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح کبھی یہ خیال نہ آتا کہ یہ مٹی اور پتھر سے تراشے ہوئے بت جو نہ بول سکتے اور نہ سن سکتے اور نہ اپنے الہام و کلام کے گیان کی بارش سے کسی کو سرفراز کر سکتے ہیں۔ زندگی عطا کرنے اور پالنے کی صفت سے عاری۔ ان کی لاچارگی اور بیچارگی کا یہ عالم کہ کسی کو دکھ تکلیف سے نجات بخشنا تو کجا۔ خود اپنی حفاظت تک کے سراسر محتاج ہیں۔ ایسی کمزور۔ نحیف اور ناتواں ہستیوں کی پرستش جہاں ظلم ہے۔ جس میں یہ عاجز گرفتار تھا۔ گویا کہ مشرکانہ عقائد رگ و ریشہ میں سرایت کر چکے تھے نیکی اور پرہیزگاری اور سچائی کا احساس مٹ چکا تھا۔ علاوہ ازیں ہزارہا رسوم قبیحہ مثلاً دیوالی کی تقریب پر گھر بہ گھر جوئے کے دور۔ ہولی کے تیوہار پر عجیب و غریب حرکات کا اظہار۔ دسہرہ کے موقعہ پر بزرگوں کے سوانگ اور گھنٹے۔ گھڑیال اور ہارمونیم کے سرتال سے سہارا روحانیت اور قرب الٰہی کا کیا تعلق ہو سکتا ہے کیا ہی سچ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں
واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں
سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں

میں ایک ناچیز انسان جس میں کوئی طاقت اور قوت نہ تھی۔ کہ ان اندھیروں سے نجات حاصل کر سکتا محض فضل ایزدی نے راہ نمائی کے سامان بہم پہونچائے۔ عاجز نے خواب میں نظارہ دیکھا۔ کہ میں اپنے گاؤں حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ میں ہوں۔ کہ بہادر شاہ والا کنواں بڑے زور سے چل رہا ہے۔ اور اس کا صاف شفاف تازہ و شیریں پانی دودھ کی طرح سفید نکل رہا ہے۔ اور میں کنوئیں کی لمبی اور کشادہ نال میں ہاتھ دے کر خوب دلجمعی سے پانی پینے میں مشغول ہوں۔ گویا مجھے بتلایا گیا کہ ہندو دھرم کی تعلیم کا پانی گدلا ہو چکا ہے۔ توحید حقیقی کا نام و نشان باقی نہیں رہا۔ اب ایک مرد خدا دین و دھرم کے بادشاہ کا وجود مسعود ظاہر ہو چکا ہے۔ جس کے ساتھ ایک شیریں چشمہ صاف و شفاف محبت الٰہی کے الہام اور گیان کا ہے۔ کیا ہی سچ فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ؎

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے
باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلام احمد ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس نظارہ کے دیکھنے کے بعد خود بخود ہی ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ کہ اسلام کی طرف عاجز کی رہنمائی ہوتی گئی۔ میرے والد صاحب سب انسپکٹر پولیس تھے۔ ان کی تبدیلی لائلپور ہونے پر مجھے بھی وہاں ایک فرم جس کے پروپرائٹر شیخ میاں محمد حسین صاحب مرحوم مغفور احمدی تھے۔ کی ملازمت حاصل کرنے میں کامیابی ہو گئی۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہدی آخرزمان کی بابرکت کتب جو کہ صداقت اسلام سے لبریز اسلام کے نور کی چمک ظاہر کرنے میں کمال رکھتی ہیں کے مطالعہ کا موقعہ نصیب ہوا۔ حقیقۃ الوحی ان ایام میں شائع ہو چکی تھی۔ اس میں پنڈت لیکھرام وکیل آریہ مت کی شکست فاش۔ اور اسلام کے پہلوان کی فتح عظیم کے واقعہ نے میرے دل پر زبردست اثر کیا۔ اور قادیان کے آریہ اور ہم نے قلب پر صداقت اسلام کے گہرے نقش قائم کر دئیے۔ حضور پر نور کے منظوم کلام کے اثر نے جادو کا کام کر دکھلایا۔ شیخ میاں محمد حسین صاحب احمدی مرحوم کی دوکان پر شیخ میاں مولا بخش صاحب مالک کارخانہ جات عموماً موسم گرما میں روزمرہ آجایا کرتے ان اصحاب کی گفتگو مسلم اور غیر مسلم سے صداقت اسلام اور صداقت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہوا کرتی جسے سن کر میں بھی اندر ہی اندر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا۔ شیخ میاں محمد اسمٰعیل صاحب و شیخ میاں محمد صاحب کے اخلاق اسلامی بھی میری گرویدگی اسلام میں بہت مد ہوئے۔ جماعت احمدیہ کا مغرب کی نماز کے وقت باجماعت نماز ادا کرنے کا نظارہ بھی مجھے کبھی نہیں بھول سکتا۔ دل میں ہمیشہ خیال آتا۔ کہ عبادت الٰہی بجا لانے کا کیا پیارا اور دلکش طریقہ ہے۔ علاوہ ازیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر اور اخبار بدر کا مطالعہ بھی کرتا رہا۔

غرضیکہ ان پاک مجالس نے میرے اندر سچائی کے حصول کے لئے تلاطم پیدا کر دیا۔ اور خود بخود میرے قلب میں اللہ تعالےٰ کی محبت اور پیار حاصل کرنے کی تڑپ پیدا ہو گئی۔ اور مجھے بت پرستی سورج چاند پرستی وغیرہ سے نفرت پیدا ہو کر اللہ تعالےٰ کے عشق کا ایسا جذبہ موجزن ہوا۔ جس نے مجھ کو بیقرار و بے چین اور ایک طرح سے دیوانہ سا بنا دیا۔ صبح و شام اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے۔ دل و جان سے دعائیں کرتا۔ کہ حق و صداقت اللہ تعالےٰ ظاہر فرمائے۔ شہر سے باہر نکل جایا کرتا۔ اور جھاڑیوں کے درمیان گر کر سجدہ اللہ تبارک و تعالےٰ کو بجا لاتا۔ اور اسی کی حمد و ثنا کرتا۔ اور اسی سے راہ نمائی کے لئے امداد کا طالب ہوتا۔ رات کو چارپائی پر اس بیقراری اور اضطراب سے تڑپ تڑپ کر التجائیں کیا کرتا جس طرح کوئی جانور ذبح ہونے کے بعد تڑپا کرتا ہے۔ ایک رات میں نے خدا تعالےٰ سے یہ وعدہ کیا۔ کہ آئندہ بت پرستی سے سچی توبہ کرتا ہوں۔ اب تیرے نام کا ہی دلدادہ اور فریفتہ رہوں گا۔ اور تیرے سوا کسی کو تیرا شریک نہ بناؤں گا۔ جس رات یہ وعدہ میں نے کیا۔ وہ رات بھی عجیب قسم کی تھی جس کو زندگی میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی اور خوشنودی حاصل کرنے کا جذبہ تیز سے تیز تر ہوتا گیا۔ باوا نانک نے بھی ایسے ہی موقعہ پر ایک دفعہ فرمایا تھا

گشن اور بشن میں کبھی نہ دھیاؤں
جو بر چاہوں تم سے پاؤں
جو بات کو کہنے دیو۔
تا لکی بر نا ہووے سیو

اسوقت ان شبدوں کا مجھے علم تک نہ تھا۔

یہ سارے کام خود بخود قدرت ایزدی سے ظاہر ہو رہے تھے اور میں جوش و خروش سے اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رحمت اور کامیابی و کامرانی کا راستہ طلب کرنے میں مشغول تھا۔ کہ کچھ عرصہ گذرنے کے بعد میرے دل میں ایک خاص قسم کی محبت الٰہی کا طوفان پیدا ہوا اور دعائیں مانگنا ہی میرا کام ہو گیا۔ ایک رات جبکہ گھر سے چلکر دوکان پر واپس آرہا تھا کہ راستہ میں دعا کی تڑپ پیدا ہوئی۔ نہایت عاجزی اور انکسار سے رو رو کر اسی پاک پروردگار کے آگے ہاتھ پھیلا دئیے اور نہایت بے تابی دل کیساتھ جناب الٰہی کے حضور عرض پرداز ہوا۔ کہ اے میرے پیارے۔ تو خوب جانتا ہے کہ میں خود بخود اپنی راہ نمائی کرنے سے عاجز و قاصر ہوں۔ میری راہ نمائی فرما۔ تجھے ہی سب طاقتیں اور قدرتیں ہیں جو سچا دھرم تیرے علم میں ہے۔ مجھے اسی دھرم کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرما

میں ایسے مبارک دہرم کے قبول کرنے میں کبھی پس وپیش نہ کروں گا۔ حتیٰ کہ اگر مجھے والدین اور عزیز و اقارب کی جدائی بھی برداشت کرنا پڑے گی۔ تو پرواہ نہیں کروں گا۔ اور ان کے غم اور فراق میں ایک آنسو نہ بہاؤں گا۔

یہ دعا نہایت ہی قلق اور کرب اور اضطراب سے کرتا رہا۔ یہ دعائیں خود بخود ہی دل پر جاری ہو رہی تھیں۔ ورنہ مجھے تو دعا کے مفہوم کا بھی اس وقت علم نہ تھا۔ یہ تمام طاقتیں اور قوتیں اور علم و حکمت خود خدا تعالےٰ بخش رہا تھا جو کہ مجھے وہ پیدا فرما رہا تھا۔ دعائیں بھی خود کرا رہا تھا۔ اور دعاؤں کے طریقے بھی خود دکھلا رہا تھا۔ آخر وہ پاک صحبتیں اور دعائیں رنگ لائے بغیر نہ رہ سکیں۔ اسلام کی محبت کا ایک غلبہ میرے دل پر اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے نازل فرمایا۔ کہ مجھے اسی اثنا میں نماز کا ذوق و شوق پیدا ہوگیا۔ شیخ میاں محمد حسین صاحب مرحوم و مغفور سے نماز تھوڑی تھوڑی کر کے سیکھنی شروع کر دی۔ رات کو گرمی کے ایام میں جب کہ لوگ کوٹھوں پر ٹھنڈی ہوا میں نیند کا لطف لے رہے ہوتے دروازے بند کر کے نمازیں ادا کرتا۔ اور شدید گرمی اور پسینہ میں شرابور ہونے کا خیال تک نہ آتا۔ ویرانوں میں نکل جاتا۔ اور چھپ چھپ کر نمازیں پڑھا کرتا۔ حتیٰ کہ ایک روز نماز مغرب کارخانہ کی مسجد میں ادا کرتے ہوئے ایک ہندو کی نظر سے نہ بچ سکا۔ اور شہر میں شور برپا ہوگیا۔ اور ایک قسم کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ فرم کے پروپرائٹر شیخ محمد حسین صاحب امرتسر گئے ہوئے تھے۔ دکان کے ایک اور صاحب نے خوف اور ڈر کے مارے میرے ایک نہایت قریبی رشتہ دار کو جو کہ میرے نزدیکی چچا صاحب تھے بلا کر مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ اور میرے بازو پکڑ کر ان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے سارے راز کا انکشاف کر دیا۔ جس کی وجہ سے چچا صاحب کو بہت گھبراہٹ ہوگئی۔ اور وہ فوراً

میرے والد صاحب کو تار کے ذریعہ بلانے کے لئے چلے گئے۔ چونکہ ان ایام میں تار گھر شہر سے کافی دور تھا۔ میں بھی شیخ مولا بخش صاحب سے کرایہ لینے کے لئے کارخانہ جا پہنچا۔ کیونکہ دکان سے نوکری ایک نک کے لئے جواب ہو چکا تھا۔ انہوں نے مجھے کچھ رقم کرایہ کے لئے دے دی۔ اس وقت خدا تعالےٰ کی دستگیری کا ایک اور کرشمہ ظاہر ہوا۔ کہ میں کرایہ لے کر قادیان جانے کے لئے قدم قدم پر اللہ اکبر کہتا ہوا جا رہا تھا۔ کہ میرے چچا صاحب اور ایک اور آدمی آرہے تھے۔ مگر انہوں نے مجھے نہ دیکھا۔ مگر میں ان کو دیکھ رہا تھا۔ اگر وہ مجھے دیکھ پاتے۔ تو بری طرح قابو میں لے آتے۔ وہ تار دے کر مجھے دیکھنے کے لئے آگئے۔ لیکن میری چارپائی پر ایک احمدی مرد دوست میاں سلطان خان مرحوم و مغفور سوئے ہوئے تھے۔ چچا صاحب سیڑھیوں پر ہی دیکھ کر کہ میں سو رہا ہوں۔ مطمئن واپس چلے گئے۔ اور میرا تعاقب نہ ہوا۔ خیر میں سٹیشن کی طرف قدم قدم پر اللہ اکبر کہتا ہوا عازم قادیان ہوگیا۔ اسٹیشن پر پہنچ کر عشاء کی نماز خدا تعالیٰ کے عشق اور محبت میں شاید سو یا پچاس رکعت کے قریب ادا کی ہوگی۔

ضرورت اسلحہ

نظارت ہذا کو خزانہ کی حفاظت کے لئے دو عدد ۱۲ بور۔ دونالی بندوقوں کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست اپنی بندوق فروخت کرنا چاہیں تو دفتر سے خط و کتابت کریں۔

فرزند علی عفی عنہ۔ ناظر بیت المال۔

ضرورت موٹر ڈرائیور

صدر انجمن احمدیہ کے لئے ایک تجربہ کار موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ درخواستیں دفتر ناظر اعلیٰ میں آنی چاہئیں۔ (ناظر اعلیٰ)

چندہ جلسہ سالانہ ۱۳۱۹ ہش ادا کرنے والی جماعتیں

جن شہری جماعتوں کی طرف سے تا حال چندہ جلسہ سالانہ کی کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ ان کی فہرست اخبار الفضل مجریہ ۷ ار نومبر میں شائع کی جا چکی ہے۔ اب ذیل میں ان جماعتوں کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سو فی صدی۔ پچھتر فی صدی۔ پچاس فی صدی۔ پچیس فی صدی یا دس فی صدی پورا کیا ہے۔ تمام جماعتوں کے احباب اور عہدیداران کو چاہئیے۔ کہ اپنی کمی کو پورا کرنے کی پوری سعی فرمائیں۔

سو فیصدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

بیری۔ سلو کے چیٹھہ۔ ڈنگہ۔ سوک کلاں۔ ہربنس پورہ۔ عثمان آباد۔ چینت کنٹہ خورد

پچھتر تا ننانوے فیصدی بجٹ پورا کرنیوالی جماعتیں

تلونڈی راہ والی۔ چک نمبر ۱۳۳ شادیوال پٹیالہ۔ ساہیاں۔ کرنال۔ سنبل پور۔ سکندر آباد

پچاس تا چوہتر فیصدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

قلعہ لال سنگھ۔ انبالہ۔ کتھو والی ۳۱۲۔ چک نمبر ۱۵/۱۲۔ چندر کے۔ کھروڑ پکا۔ دینا پور۔ فاضلکا۔ برنالہ۔ گوکھو ہر محمد بوٹا نمبر ۲۷۔ گوکھو امرتسری۔

پچیس تا انچاس فیصدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

حلقہ مسجد مبارک قادیان۔ وڈجووال گلانوالی۔ رشیہ دیروال۔ سندر گڑھ مرزنگ۔ آئمہ۔ کھاکھیاں۔ توتیکے گوجرہ۔ چک نمبر ۲۰۷ دھیرکے۔ چک نمبر ۱۶۳ ر۔ب۔ چک نمبر ۳۰/۱۱ ل۔ گھنگرانوالہ۔ کپور تھلہ۔ گوڑہ صریح نور محل۔ لنگیری۔ سجے پور۔ آڑھا۔ پونا۔ کالی کٹ۔ برج درکس بیاس

دس تا چوبیس فیصدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

محلہ دار العلوم قادیان۔ محلہ دار البرکات قادیان۔ مسجد فضل قادیان۔ میانی شیرا۔ بکیوال۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ موسیٰ والہ۔ پسرور۔ نوشہرہ۔ گنج۔ ہانڈو وزیر آباد۔ موہلنکے۔ خانگی ہیڈ۔ بجوکہ۔ چک نمبر ۱۱۶ ج۔ چک نمبر ۳۷ ج۔ سعد اللہ پور۔ رجوعہ۔ مونگ۔ فتح پور۔ چک سکندر۔ ریکیانہ۔ پنڈی لالہ مرالہ۔ کیمبل پور۔ پنڈی گھیب۔ کندیاں۔ نوشہرہ۔ مالاکنڈ۔ رحیم یار خان۔ شجاع آباد۔ پٹی۔ اکھنور باندی۔ سندھ سیمنٹ ورکس روہڑی۔ آگرہ۔ میرٹھ۔ شاہجہان پور۔ مونگھیر۔ جمشید پور۔ جبل پور۔ بہادل نگر۔ کاٹھیاواڑ۔ حیدر آباد دکن۔ انبالہ شہر۔

دس فی صدی سے کم بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

مسجد اقصیٰ قادیان۔ محلہ دار الفضل قادیان۔ محلہ دار الرحمت قادیان۔ بھینی بانگر۔ ننگل کلاں۔ گورداسپور۔ سٹھیالی۔ گھنوکے ججہ۔ عزیز پور۔ ڈڈگری۔ جانگریاں۔ مانگا۔ خانانوالی۔ میانوالی۔ لاہور شہر۔ چک نمبر ۲ علی پور۔ شمس آباد۔ قلعہ شیخوپورہ۔ سید والہ۔ دولت پورہ۔ چک نمبر ۸/۹۔ لوریوالہ۔ مدرسہ چٹھہ۔ لائل پور شہر۔ چک نمبر ۲۱۰۔ جھنگ شہر۔ جھنگ گھیانہ۔ خوشاب۔ بھیرہ۔ چک نمبر ۳۵ ج ب۔ کوٹ مومن۔ حویلی بہادر خان۔ اورجمہ۔ گجرات۔ شیخ پور۔ کڑیانوالہ۔ لنگے۔ تہال۔ عالم گڑھ۔ دوالمیال۔ راولپنڈی۔ کوہ مری۔ جام پور۔ مانسہرہ۔ پشاور۔ مردان۔ کوہاٹ۔ سرائے نورنگ۔ ملتان۔ خانیوال۔ منڈی بوڑے والہ۔ کبیر والہ۔ منٹگمری۔ عارف والہ۔ رینالہ خورد۔ فیروز پور شہر۔ جالندھر شہر۔ کریام۔ اوڑ۔ کھیماں۔ اجمیر۔ کاٹھ گڑھ۔ نتھو پور ٹانڈا۔ لدھیانہ شہر۔ ملود۔ پٹیالہ۔ سنور۔ نابھہ۔ بھٹنڈہ۔ غوث گڑھ۔ ماچھیواڑہ۔ انبالہ چھاؤنی۔ شملہ۔ دہلی۔ حصار۔ پونچھ۔ رشی نگر۔ بارہ مولا۔ حیدر آباد سندھ۔ کراچی۔ محمود آباد۔ قادم محمود آباد سندھ۔ ۔۔ ناصر آباد۔ ۔۔ منور آباد

[illegible]

(ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۰ ایسے چار چار آنے کے

ڈیفنس سیونگ اسٹامپ

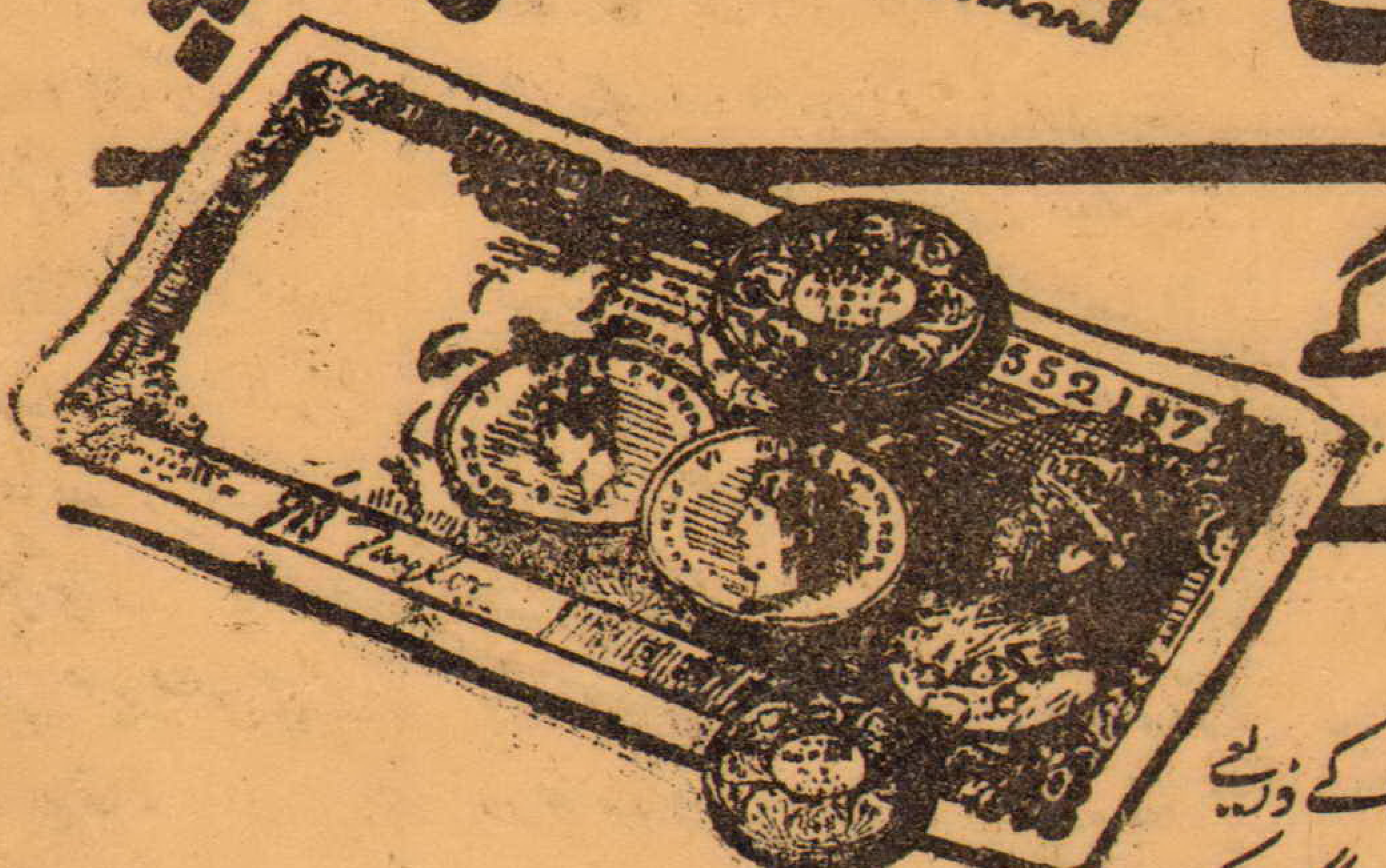

آپ کو ۱۳ روپیہ ۹ آنہ دیں گے

پوسٹ آفس سے حاصل کئے جانے والے نئے سیونگ کارڈس کے ذریعے آپ اپنی کم سے کم چار آنے کی معمولی رقم بھی ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس میں لگا سکتے ہیں۔ ہر بار چار آنے آپ آسانی کے ساتھ خرچ کر سکتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ چار آنے والا ایک ڈیفنس سیونگ اسٹامپ خرید لیجئے اور ڈاکخانے سے جو کارڈ آپ کو مفت ملے گا۔ اس پر اس اسٹامپ کو چپکا دیجئے۔ اس طرح جب چالیس ۴۰ اسٹامپ پورے ہو جائیں تو اپنے کارڈ کو پوسٹ آفس لے جائیے۔ جہاں سے اس کے بدلے میں آپ کو دس روپے کا ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ ملے گا۔ جس کی قیمت چند سال کے اندر تیرہ روپیہ نو آنہ ہو جائیگی جب بھی آپ اپنا روپیہ واپس لینا چاہیں۔ آپ کو معہ سود کے مل جائے گا۔ اور اس پر انکم ٹیکس بھی عائد نہ ہو گا۔

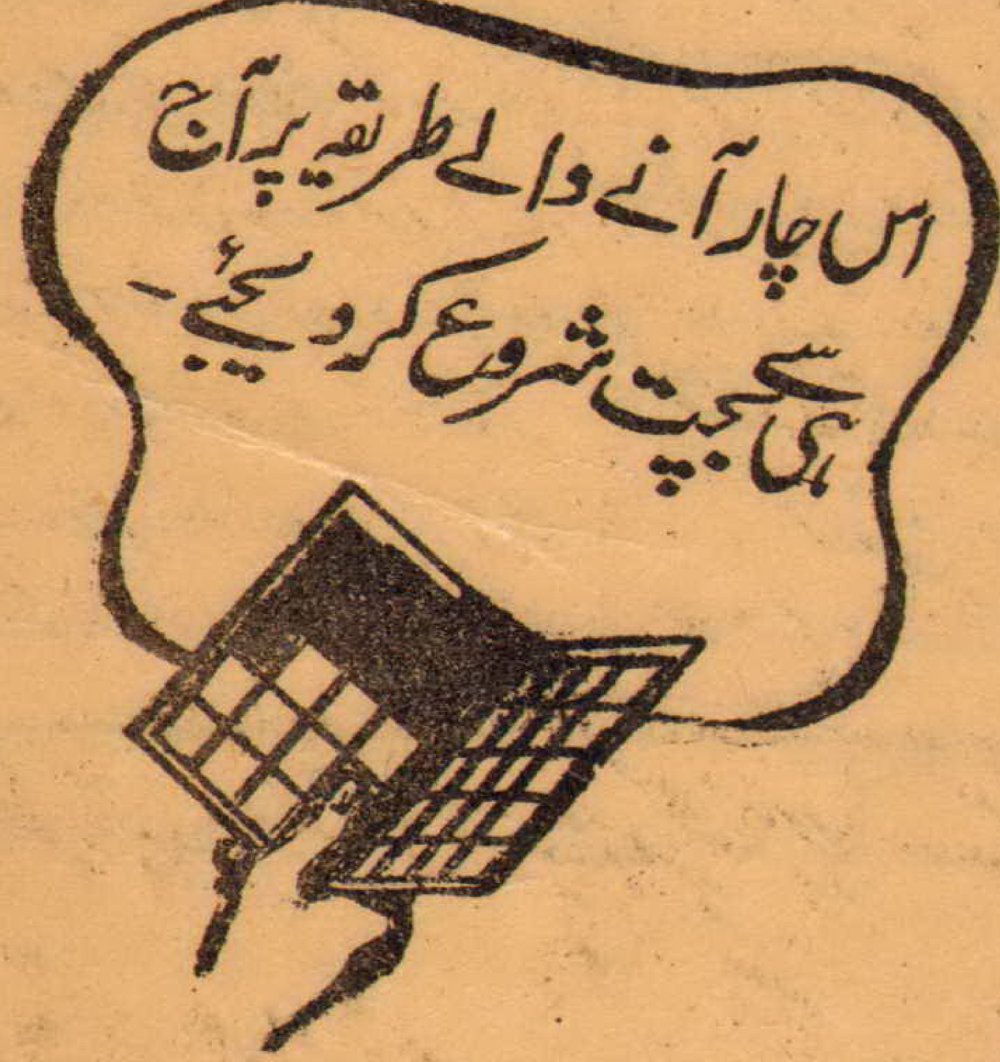

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج ہی جا کر ایک سیونگ کارڈ لے لیجئے

خریدئے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس

ہندوستان کا محفوظ ترین کاروبار

مژدہ اگر آپ ہر قسم کی کستوری کشمیری۔ نیپالی۔ مشک تاتار وغیرہ خریدنا یا دیکھنا چاہیں۔ تو طبیہ عجائب گھر قادیان کو یاد رکھیں۔ فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں۔ پروپرائٹر **طبیہ عجائب گھر قادیان**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی۔ ۲۰ نومبر۔ آج سویرے نئی دہلی میں سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے ممبروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے وائسرائے ہند نے کہا۔ چونکہ اگزیکٹو کونسل کی توسیع میں سیاسی لیڈروں سے وہ مدد نہیں ملی جس کی ضرورت تھی۔ اس کا گورنمنٹ برطانیہ کو بہت افسوس ہے۔ مگر وہ اس تجویز کو واپس نہیں لینا چاہتی۔ بلکہ جوں ہی اسے معلوم ہوا۔ کہ سیاسی لیڈر اس کو کامیاب بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر عمل کرے گی۔ فی الحال یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ نہ اگزیکٹو کونسل میں توسیع کی جائے۔ اور نہ جنگی کونسل قائم کی جائے۔

دہلی۔ ۲۰ نومبر۔ آج اسمبلی نے ضمنی مالی بل کو ووٹوں کی کثرت سے نامنظور کر دیا مسلم لیگ پارٹی غیر جانبدار رہی۔ اور کانگرس پارٹی اٹھ کر چلی گئی۔

لنڈن۔ ۲۰ نومبر۔ آج دشمن کی ایک تارپیڈو کشتی کو تباہ کر دیا گیا۔

لنڈن۔ ۲۰ نومبر۔ ترکی میں رہنے والا جرمن سفیر واپس ترکی پہنچ گیا ہے اور ترکی کو دھمکا رہا ہے۔ کہ وہ اٹلی اور جرمنی کا نظام مان لے۔ اور برطانیہ کا ساتھ چھوڑ دے۔ اس طرح درہ دانیال اس کے قبضہ میں ہی رہے گا۔ ورنہ نقصان اٹھائے گا۔ آج ترکی سے انگریزی سفیر نے ترکی کے وزیر خارجہ سے بات چیت کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں ممالک ایک دوسرے سے زیادہ مل جل کر کام کریں گے۔

لنڈن۔ ۲۰ نومبر۔ یونان کے تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل یونانیوں نے سنگینوں سے حملہ کر کے بہت سخت لڑائی کے بعد کارٹزا کی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے بھی بہت مدد دی۔ اطالوی فوجیں ابھی کارٹزا میں ہیں۔ شہر پر قبضہ کرنے کے لئے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے شہر کے ایک حصہ کو آگ لگی ہوئی ہے۔

بمبئی ۱۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے ہندوستان بھر کی اسمبلیوں کے قریباً ساڑھے آٹھ سو ممبران نے ستیہ گرہ کے سلسلہ میں اپنی خدمات گاندھی جی کو پیش کر دی ہیں۔

پشاور ۱۹ نومبر۔ دسمبر کے مہینہ میں شمالی ہند کے سارے علاقہ میں جس میں فرنٹیر کا صوبہ اور پنجاب کا کچھ حصہ بھی شامل ہے۔ لگاتار تین راتیں بلیک آؤٹ رہے گا۔ رائل ایر فورس کے ہوائی جہاز تمام علاقہ پر پرواز کریں گے۔ اور ہوائی استحکامات کے سلسلہ میں تدابیر کا عملی تجربہ کیا جائے گا۔

لنڈن۔ ۲۰ نومبر۔ یونان میں کل انگریزی ہوائی جہازوں نے ۹ اطالوی جہاز مار گرائے۔ اس کے علاوہ یونانی شکاری جہازوں نے بھی دشمن کے گیارہ جہاز ٹھکانے لگا دیئے۔

لنڈن۔ ۲۰ نومبر۔ یونانیوں نے آرسیکا پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ البانیہ کے اندر اس سڑک پر واقعہ ہے جو کورٹزا کو سمندر سے ملاتی ہے۔

لنڈن۔ ۲۰ نومبر۔ جرمنی۔ اٹلی اور جاپان کے سمجھوتہ میں اب ہنگری بھی شامل ہو گیا ہے۔ جس پر ویانا میں بڑی خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

لنڈن۔ ۲۰ نومبر۔ ترکی ملک کی حفاظت کے لئے کئی احتیاطی تدابیر اختیار کر رہا ہے قبل ازیں یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ حکومت ترکیہ نے رات کو شہروں اور دیہات میں روشنی کی ممانعت کر دی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی نے ۳۲ ٹرینوں کا آنا جانا بند کر دیا ہے۔ وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا کہ ملکی بچاؤ کے قانون کو اب زیادہ سخت کر دیا جائے گا۔

لنڈن۔ ۲۰ نومبر۔ کل رات برطانیہ میں دشمن کے ۸ جہاز گرائے گئے۔ حملے کا زیادہ زور مڈلینڈ پر رہا۔ لورپول پر تین چھاپے مارے گئے۔ لنڈن پر بھی بمباری کی گئی۔ مگر مرنے اور زخمی ہونے والوں کی تعداد زیادہ نہیں۔

دہلی۔ ۲۰ نومبر۔ حضور وائسرائے نے آج اپنی تقریر میں اس مدد کا ذکر کرتے ہوئے جو ہندوستان نے لڑائی کے کاموں میں بہم پہنچائی دی ہے۔ ہندوستان کی کوششوں کو سراہا۔ نیز سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی تعریف کی۔ اور کہا کہ اب اس میں کچھ تغیر کیا جا رہا ہے تاکہ کام زیادہ تیزی سے ہو سکے

دہلی۔ ۲۰ نومبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے پہلے یہ پابندی عائد کی ہوئی تھی۔ کہ عرب جانے والا کوئی حاجی ایک ہزار سے زیادہ روپیہ نہیں لے جا سکتا۔ مگر اب اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اول درجہ میں سفر کرنے والے دو ہزار اور دوسرے درجہ میں سفر کرنے والے ڈیڑھ ہزار روپیہ رکھ سکتے ہیں۔ ان میں ان اشرفیوں کی مالیت بھی شامل ہے جو حاجی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

لنڈن ۱۹ نومبر۔ آج ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں محکمہ جنگ کے نائب سکرٹری نے بتایا۔ کہ کوئی شخص یہ تصور نہ کرے۔ کہ چونکہ اب تک برطانیہ پر فوج کشی نہیں کی گئی۔ اس لئے خطرہ جاتا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جرمن فوج کا ایک بہت بڑا حصہ بندرگاہوں کے پیچھے تیار بیٹھا ہے اور ان کے افسران سردیوں میں بھی کسی وقت ان کو آگے بڑھنے کا حکم دے سکتے ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اسسٹنٹ چارج مینوں ڈیزل ٹریکشن کلاس II گریڈ (۱۰۰-۱۰-۲/۱۳۰) کی دو عارضی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ بہتر ہے۔ کہ امیدواران کی عمر ۱/۴ ۲۸ کو ۳۵ سال سے کم ہو۔ ان میں میکینکل اور الیکٹریکل انجنیئرنگ کی ہر نوع کی عام اور ٹیکنیکل قابلیت ہونی چاہیئے۔ انہیں کسی انجنیئرنگ ورکشاپ میں کم سے کم تین سال کی عام پریکٹیکل ٹریننگ حاصل ہونی چاہیئے۔ (ان امیدواران کو ترجیح دی جائیگی جو ڈیزل انجن مینوفیکچرز ورکس میں ٹریننگ حاصل کر چکے ہوں) امیدواران کے لئے ضروری ہے کہ انہوں نے کم سے کم دو سال بھاری ڈیزل انجن یا ور پلانٹ کو چلانے اور اس کی دیکھ بھال کے متعلق کسی ذمہ دار حیثیت میں کام کیا ہو۔ یا ڈیزل ٹریکشن ایکوپمنٹ کو چلانے ٹسٹ کرنے اور اس کی دیکھ بھال کا کام کیا ہو۔ امیدوار ایک قابل پریکٹیکل صناع ہونا چاہیئے تاکہ شکست و ریخت کا کام کر سکے۔ وہ لوگ جو کسی گورنمنٹ سروس میں ہیں۔ وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ جن امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائیگا۔ ان کو اپنے خرچ پر حاضر ہونا ہوگا۔ درخواستیں تجویز شدہ فارم پر جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام مشہور سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹروں سے ایک روپیہ میں مل سکتی ہے۔ ۲۱ دسمبر ۴۰ء سے پہلے پہلے مجھے مل جانی چاہئیں۔

اجنرل مینیجر

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں!
تو
سٹریٹ ڈیلیوری سروس لاہور کی سرپرستی کیجئے

پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں صرف دو آنہ میں آپ کا پارسل آپ کے دروازہ پر پہنچ جائیگا۔ جنگی خانوں یا کسی اور دفتر کی کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں رہتی

۷۸۱ کو فون کریں
نارتھ ویسٹرن ریلوے۔

لاہور میں سٹریٹ ڈیلیوری سروس یہ تمام خدمت صرف دو آنے کے بدلہ میں بجا لاتی ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah